روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | بدھ یکم جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۱۱ر صلح ۱۳۶۸ہش ۱۱ر جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کو نئے سال کی مبارک

سب سے پہلے دُعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں

وقف جدید بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہونے والی تحریک ہے

کوشش کریں کہ کوئی احمدی بچہ اسمیں شامل ہونے سے باہر نہ رہے

ہم یقین رکھتے ہیں کہ احمدیت اگلی صدی میں سینکڑوں ہزاروں گنا ترقی کرے گی

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ر جنوری ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

حضور نے فرمایا یہ جمعہ ۱۹۸۹ء کا پہلا جمعہ ہے اور سابقہ روایات کے مطابق نئے سال کے پہلے جمعہ یا گزشتہ سال کے آخری جمعہ میں وقفِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان ہوا کرتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں وقفِ جدید سے متعلق کچھ کہوں تمام دنیا کی جماعتوں کے تمام احباب اور خواتین اور بچوں کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا یہ سال ہمارے لیے خاص اہمیت کا سال ہے کیونکہ تقریباً دو ماہ سترہ دن کے بعد احمدیت کی نئی صدی کا سورج طلوع ہونیوالا ہے اور احمدیت کی پہلی صدی پوری آب و تاب کے ساتھ برکتیں پیچھے چھوڑتی ہوئی رخصت ہونیوالی ہے۔ ایک ایسا دن جدا ہونے والا ہے جو کہ روشنی میں آئندہ ہمیشہ صدی سے بڑھ کر چمکے گا۔ اگرچہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ نے چاہا تو احمدیت آئندہ صدی میں سینکڑوں ہزاروں گنا ترقی کریگی۔ لیکن وہ ساری ترقیاں ان قربانیوں کی مرہون منت ہیں جو کہ پہلی صدی میں کی گئیں۔ آئندہ صدی میں بھی قربانیاں پیش کی جائیں گی مگر آغاز کے نور کو کسی طرح بھی آئندہ آنے والی روشنیاں دھندلا نہیں سکتیں اور اس نور کی برکت پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ تمام دنیا پر دینِ حق کے کامل غلبے کی صدی طلوع ہو گی۔ پہلی صدی کی یہ شام کچھ اداسی کی کیفیت پیدا کر کے تیز قدم بڑھانے کی طرف ہمیں ابھارتی ہے۔ یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ کاموں کے لحاظ سے ہم پیچھے رہ گئے ہیں اور کئی جگہ خلاء دکھائی دے رہا ہے۔ اس لیے سال کے آغاز میں جماعت احمدیہ ... کو سب سے پہلے دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا دعا دو طرح کے کرشمے دکھایا کرتی ہے۔ اوّل یہ کہ جو کام ہم وقت کے لحاظ سے نہیں کر سکتے دعا کی برکت سے وہ تھوڑے وقت میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے دعا کی برکت سے ہماری کوتاہیوں کی پردہ پوشی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے پھل عطا فرما دیتا ہے۔ جن کیلئے ہم حقدار نہیں تھے۔ تھوڑے کو وہ قبول کرتا ہے اور بہت زیادہ کر دیتا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہوا ہے کیونکہ اس کا مالی قربانی سے تعلق ہے۔ اس لیے وقفِ جدید کے سالِ نو

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۹ر صلح (جنوری) سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

حضرت مولوی عطا محمد صاحب

وفات پا گئے

حضرت مولوی عطا محمد صاحب یکے از رفقاء حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ۹۵ سال کی عمر میں آج صبح بوقت دس بجے وفات پا گئے۔

موصوف نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں قادیان دارالامان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔

آپ تین بھائی تھے۔ مکرم نعمت اللہ صاحب گوہر بی اے، مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور سب سے چھوٹے مکرم مولوی عطا محمد صاحب۔

تینوں بھائیوں کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صحبت رفاقت اور خدمت کا شرف حاصل رہا ہے۔ بعد ازاں قدرت ثانیہ کے چاروں ادوار کی برکات سے بھی بہرہ افروز رہے۔ الغرض ۹۰ سال کا لمبا عرصہ خدمتِ احمدیت میں صرف ہوا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت میں جگہ دے۔

آپ کا جنازہ ۱۲ر جنوری بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت المبارک میں ہوگا۔

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی والدہ محترمہ اہلیہ مکرم عظمت اللہ صاحب دل کے عارضے سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ر صلح ۱۳۶۸ہش ۱۱ر جنوری ۱۹۸۹ء

تحریک وقفِ نَو اور ہماری اپنی تربیت

تحریک وقفِ نَو ان دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کی تحریک ہے۔ اس سے پہلے بھی ہم اسی کالم میں یہ بات گزارش کر چکے ہیں کہ دراصل نوزائدہ بچوں کو وقف کرنے سے پہلا کام جو ہمیں کرنا پڑتا ہے یا کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کرنے کے قابل بن جائیں کہ یہ بچے بچپن ہی سے اپنے دل میں دین کی لگن رکھتے ہوں اور دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بچے بڑے ہوں تو احمدیت اور انسانیت کی والہانہ طور پر خدمت کر سکیں۔

جہاں تک ہماری اپنی تربیت کا سوال ہے یہ بات نہایت قابلِ غور ہے کہ جو کچھ ہمیں کرنا ہے وہ کس طرح کریں۔ اور جو کچھ ہم کریں اس کے نتائج پر کس طرح نظر رکھیں۔ یہ ساری باتیں زیرِ غور آنی چاہئیں۔

ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم خود دین اور دین کی خدمت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور تمام وہ طریقے استعمال میں لائیں جن سے ہماری دین کے متعلق شُد بُدھ ـــ اور اس سے آگے بڑھ کر علم بڑھے۔ گویا ہمیں خود اپنے آپ کو ایک رنگ میں واقفِ زندگی ہی سمجھ لینا چاہیئے۔ اگر ہم لکھ پڑھ سکتے ہیں اور خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں اکثریت لکھ پڑھ سکتی ہے تو ہمیں ایسے لٹریچر کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے جو دین اور خدمتِ دین سے تعلق رکھتا ہے۔

جہاں تک اعمال کا تعلق ہے ہمیں اپنی نیتوں کو بہتر سے بہتر بنا کر ہر اچھا عمل کرنے کی توفیق پانے کی دعا کرنی چاہیئے۔ ہماری سچائی ہماری دیانت ہماری امانت، ہمارے دوسروں سے معاملات، اپنے گھر میں ہماری بود و باش، بیوی بچوں سے اور دوستوں سے محبت اور شفقت کے تعلقات۔ یہ ساری ایسی باتیں ہیں کہ جن کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ نمازوں میں اگر ہم خدانخواستہ کبھی بے قاعدگی کر جاتے ہیں۔ سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں یا نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے تو اس طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

غرضیکہ ہمارا وقف کردہ بچہ آنکھ کھولتے ہی اپنے سامنے ایک ایسا نمونہ پائے جو از خود اس کے دل میں گھر کرتا چلا جائے اور وہ زیادہ کچھ نہ سننے کے باوجود دیکھ کر ہی اپنی زندگی کو صحیح خطوط پر لگانے کی کوشش کرے۔

پس آج ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ تحریک وقفِ نَو سب سے پہلے ہماری اپنی تربیت کا تقاضہ کرتی ہے۔ اگر آپ نے اپنا بچہ وقف کیا ہے تو اس طرف خاص توجہ دیجیئے گا۔

سُنا ہے آگئی ہیں رونقیں افکار کے منہ پر
سُنا ہے کھُل گئے تالے جو تھے اظہار کے منہ پر
ہمیں "دی لیٹ"* کا بھی ترجمہ کرنے نہیں دیتے
بس اتنی بات کہتی ہے کبھی سرکار کے مُنہ پر

(ابوالاقبال)

*(THE LATE)

اسیرانِ راہِ مولیٰ

جہانِ عشق کی توقیر تم نے سمجھا دی
نثار ایسی اسیری پہ لاکھ آزادی

بلاکشانِ تعصب تھے ہر جگہ پہ اسیر
سمجھنا مت کہ یہ قربانی تم نے تنہا دی

رُندھے گلے سے لیا جب بھی لب پہ نام آیا
جو بدلی غم کی اٹھی دل پہ پھوٹ کر برسا دی

نہ دیکھی جاتی تھی ہم سے حضور کی تکلیف
قبائے اشک دعاؤں کو ہم نے پہنا دی

عجب لطف رہا ان دنوں عبادت کا
جنوں پسند طبیعت کچھ اور بہلا دی

ستم سہا ہے تو برسا ہے خوب ابرِ کرم
ہوئے ہیں ایک تناسب سے دونوں ایزدی

ستم ظریفیٔ قدرت پہ محو حیرت ہیں
وہ خود کہاں ہے ہمیں جس نے اتنی ایذا دی

وہ لوگ رکھتے ہیں نشتر ہماری شہ رگ پر
گوارا ہم کو نہیں پھر بھی اُن کی بربادی

وفا کا قصر ہوا سربلند دبا رونق
تمہاری دربدری سے ہوئی ہے آبادی

تمہارے صبر کی ہوں گی روائتیں تحریر
نئے حوالوں سے تاریخ تم نے لکھوا دی

خوشا نصیب ثباتِ قدم ثباتِ یقین
نثار ایسی اسیری پہ لاکھ آزادی

(امۃ الباری ناصر کراچی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(قسط نمبر 1)

احمدیت کی ترقی

قربانی اور وقفِ زندگی سے وابستہ ہے!!

وقفِ زندگی اور واقفینِ زندگی کے بارے میں حضرت فضل عمر کے ارشادات

(انتخاب:۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمان محمود نائب ناظر مال آمد)

جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے (حضرت فضل عمر)

(۱)

حضرت فضل عمر نے ۶ر دسمبر ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔

"نوجوان اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں اور ثواب کے اس غیر معمولی موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے ہمیشہ ہی کھلے رہتے ہیں مگر انبیاءؑ کے زمانہ میں ایسے کھلتے ہیں کہ دوسرے زمانوں میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ انبیاءؑ کے زمانہ میں غیر معمولی طور پر یہ دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اور اس زمانہ کی قربانیاں بہت قیمت رکھتی ہیں۔ مسلمانوں میں ایسے بادشاہ بھی گزرے ہیں جنہوں نے بادشاہتیں ترک کر دیں اور فقیر ہو گئے۔ مگر اکثر لوگ ان کے نام سے بھی آگاہ نہیں ہیں لیکن حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے ہزار دو ہزار روپے کی جائیدادیں دیں اور سب لوگ اس قربانی سے واقف ہیں۔ مالی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ان سے بہت زیادہ قربانیاں کرنے والے بھی موجود ہیں۔ مگر انکی وہ قدر و منزلت نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کے حالات میں بڑا فرق ہے۔ جب بعض بادشاہوں نے بادشاہتیں چھوڑیں تو اس وقت مسلمان بادشاہ تھے اور بادشاہت چھوڑنے والے یہ جانتے تھے کہ ہماری اس قربانی سے ہماری قوم نقصان کو نہیں پہنچے گی۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جب قربانی کی تو جانتے تھے کہ بظاہر وہ اپنا اور اپنی اولاد کا خون کر رہے ہیں۔ اسی طرح آج جو نوجوان سلسلہ کے لئے زندگی وقف کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایسا شخص جو تیرنا نہ جانتا ہو سمندر میں کود پڑتا ہے..... اس لئے دین کا کام کرنا بڑی بہادری کی بات ہے۔ بزدل تو سمجھے گا کہ میں مارا جاؤں گا مگر جس کے دل میں ایمان ہے اور جرأت ہے وہ سمجھتا ہے میں سمندر میں گر کر ہلاک نہیں ہو رہا بلکہ حفاظت دین۔ اسلام کی مضبوط عمارت کی بنیادی اینٹ بن رہا ہوں۔ اس لئے اسکی یہ قربانی اپنے ساتھ ایسی برکات رکھتی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسری قربانی نہیں کر سکتی"۔

(۲)

یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت فضل عمر نے فرمایا:۔

"ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جائے۔ پیش کرنے والوں میں سے جو کام کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں ان کو لے لیا جاتا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے۔ میرے اسے ردّ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں بھی ردّ ہو گیا۔ چاہے ہم اسے قبول نہ کریں وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری ہی کر رہا ہو۔ جب بھی وقفِ زندگی کے لئے جماعت سے مطالبہ کیا جائے اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ خواہ پھر ردّ کر دیا جائے اور ردّ کرنے کی صورت میں اگر وہ کوئی اور کام بھی کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ دین کی خدمت میں صرف کرے۔ ورنہ وہ شدید وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اور پھر امام جماعت ...... کے ردّ کر دینے پر بھی وہ سمجھتا ہے کہ چونکہ مجھے قبول نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں آزاد ہوں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا بلکہ اپنے آپ کو پیش کر دینا تو در کنار جو شخص اپنے دل میں بھی یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہوں تو پھر کسی وقت بھی اس کا اپنے آپ کو وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد سمجھنا شدید وعدہ خلافی ہے کسی کا اسے قبول کرنے سے انکار اس کے وقف کو نہیں بدل سکتا۔ اس کے ردّ کرنے کے معنی تو صرف یہ ہیں کہ وہ اس خاص جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اس وقت کوئی کام لیا جانا ہے اور یہ عدم شمولیت اس کے وقف کو بدل نہیں سکتی۔ بلکہ جس دن سے کوئی وقف کا ارادہ کرتا ہے وہ چاہے اس ارادہ کا اظہار بھی کسی کے سامنے نہ کرے وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ اور اس سے کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھنا وعدہ خلافی ہے"۔

(۳)

اسی خطبہ جمعہ میں حضور آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"پس جس نے کسی وقت بھی اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا وہ اس سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ میرا یا کسی اور کا اسے کسی وقت قبول نہ کرنا اسے وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وقف تو ایک عہد ہے خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان۔ اور کوئی قبول کرے یا نہ کرے یہ عہد ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا بلکہ اگر صرف دل میں ہی وقف کا ارادہ کیا جائے چاہے اظہار نہ ہو تو بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

پس وقف کے قبول کئے جاتے یا نہ کئے جاتے کا کوئی سوال نہیں جو شخص وقف کرتا ہے اس کا وقف ہمیشہ قائم رہتا ہے اور خدمتِ دین کی ایک صورت کے لئے اسے قبول نہ کئے جانے کے یہ معنے نہیں کہ وہ دین کی کسی اور رنگ میں خدمت کرنے کی ذمہ داری سے بھی سبکدوش ہو گیا۔.........

غرض جو شخص کسی خاص وقف کی تحریک میں نہ لیا جانے کی صورت میں یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اب وقف کی ذمہ داری سے وہ آزاد ہو گیا ہے وہ ایسا ہی احمق ہے جیسا وہ والنٹیرا احمق ہے جو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے گیا۔ اور اسے فوج کے قابل نہ سمجھ کر آزاد کر دیا اور اس نے ملک کی خدمت کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو آزاد سمجھ لیا۔ اگر وہ کامل (ایمان لانے والا) ہے تو صرف دل میں ارادہ کرنے سے اور اگر ادنیٰ ..... ہے تو اپنے آپ کو پیش کر دینے کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے ہاں وقف ہے۔ خواہ اُسے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ پس جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ قیامت تک وقف ہیں اور جو اب میری اس تحریک پر یا کبھی آئندہ اپنے آپ کو پیش کریں وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ وقف کی بڑی اہمیت ہے اس لئے جو اپنے آپ کو پیش کرے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرے .... لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب دین۔ (ناقل) کو سپاہیوں کی ضرورت ہو تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں آتا وہ گنہگار ہے اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہوں اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں۔ ایسے نوجوانوں کے لئے خدمتِ دین اور ثواب حاصل کرنے کا نادر موقعہ ہے۔ ایسا نادر موقعہ کہ جو شائد آئندہ نہ مل سکے۔ ...... قریب کے زمانہ میں ایسے مواقع مل سکتے ہیں مگر جب ترقیات حاصل ہو جائیں تو پھر ایسے مواقع نہیں مل سکتے"۔

(جاری ہے)۔

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کہ عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ شیریں کام ہو جاوے۔ یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف کرے اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے۔ تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔"

(حضرت اقدس)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ: وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان

کے آغاز کا اعلان کرنے سے پہلے میں نے مناسب سمجھا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے کلام سے آگاہ کروں اور چونکہ اسمیں جو عمومی اصول بیان ہوا ہے اس کا اطلاق نئی صدی کے طلوع کے پہلے کے حالات پر بھی ہوتا ہے ۔ اس لیے یہ ارشادِ باری تعالیٰ اس تمام مضمون پر یکساں روشنی ڈالے گا ۔

حضور نے فرمایا اس ارشادِ الٰہی میں ایک الجھے ہوئے مضمون کو قانونِ قدرت کے حوالے سے سلجھایا گیا ہے ۔ حضور نے فرمایا تمام کائنات خدا نے اس طرح پیدا کی ہے کہ وہ چیزوں کو پہلے سمیٹتا ہے پھر بڑھا کر واپس کرتا ہے ۔ زمیندار اسے پر غور کریں تو آپ کو یہ سارا مسئلہ سمجھ آجائے گا ۔ ایک زمیندار اپنے لیے انتہائی ضروری دانوں کو اس کامل یقین کے ساتھ مٹی میں ملا دیتا ہے کہ اس کے بغیر اس کی آئندہ سال کی ضرورتیں پوری نہیں ہوسکتیں ۔ وہ کامل یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو لیتا ہے وہ وسعت بھی کرتا ہے ۔ ورنہ وہ کبھی اپنا قیمتی بیج مٹی میں نہیں ملا سکتا جب سے دنیا بنی ہے اسوقت سے خدا تعالیٰ ہر سال اسی مضمون کو مختلف شکلوں میں عملی صورت میں دنیا پر ظاہر کرتا چلا آرہا ہے اور جب اسی اصول اور اسی مضمون پر کائنات نے ارتقاء اختیار کیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روحانی نظام میں اس آزمودہ نسخے کو ردّ فرما دے ۔

پس روحانی دنیا میں بھی جو مالی قربانی کے مطالبے ہیں ۔ وہ دراصل اسی خدا کے مطالبے ہیں جس نے آپ کو دنیا میں مٹی میں بیج ملانے پھر فصلیں کاٹنے کا گُر سکھایا ہے ۔ اس نے یہ قانون جاری فرمایا ہوا ہے کہ جو لوگ اپنی دولت کو خدا کے سپرد کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر واپس کرتا ہے ۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی انسان کو یقین دلاتا ہے کہ تمہاری امانت جہاں پہنچ رہی ہے وہاں تم بھی جانے والے ہو اور جو کچھ تم بھیجو گے اس بھیجے ہوئے کی نسبت ان گنت گنا اس دنیا میں پاؤ گے جس میں آخر تم نے لوٹ کر جانا ہے یہ چھوٹا سا ارشادِ الٰہی صرف مالی قربانی کا ہی نہیں بلکہ دیگر قربانیوں کا فلسفہ بھی سمجھاتا ہے ۔ اس پہلو سے نئی صدی کے حالات کیساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے جو کچھ خدا نے ہمیں دیا ، حضرت بانیٔ سلسلہ کی بعثت کے وقت گو جماعت بہت چھوٹی کمزور اور غریب تھی لیکن کوئی ایسی چیز نہیں جو اس دَور میں جماعت احمدیہ نے خدا کی راہ میں قربان نہ کر دی ہو ۔ مگر جو کچھ انہوں نے خدا کی راہ میں پیش کیا اس کو بہت بڑھا کر اللہ تعالیٰ نے ان کی آئندہ نسلوں کو عطا فرمایا ۔ آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی نسلیں گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کسی ایک چیز کو بھی اپنے پاس نہیں رکھا یک بدو یک شد کے مضمون کو بڑی شان کے ساتھ پورا فرمایا ہے ۔ چنانچہ اس ایک سو سال میں ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کے بڑھتے ہوئے فضلوں کا نظارہ کرتے چلے آئے ہیں ۔ اور آج ہمیں قربانی کی جو توفیق ملی ہے یہ انہیں قربانیوں کے بچے ہیں جو قربانیاں اس وقت تھوڑی نظر آتی تھیں آج زیادہ ہو کر دکھائی دے رہی ہیں اور جو کچھ آج ہم روحانی لحاظ سے مٹی میں ملانے کی سعادت پا رہے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ صدی بکثرت ان قربانیوں کا فیض پائے گی ۔

حضور نے فرمایا صرف قربانی کر دینا کافی نہیں ہے ۔ بلکہ قربانی کیسی ہے اور وہ کس حد تک نشوونما پانے کی توفیق رکھتی ہے یہ ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے جس کیلئے دعاؤں سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے کہ ہماری تھوڑی قربانیاں بہت زیادہ نشوونما پائیں اور ہر زمانے میں نشوونما پاتی رہیں ۔

حضور نے فرمایا ۔ اس مضمون کو ایک دانے سے سات بالیاں اور ہر بالی سے سو سو دانے اُگنے کی مثال کے ساتھ بیان کیا گیا ہے لیکن یہ انسانی اخلاص کے کمال اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قبول کرنے کی حد تک ہے اور اس سے آگے پھر خدا تعالیٰ کا فضل یعنی بے حساب عطا کرنے کا مضمون چلتا ہے جو کہ اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ آپ اپنی اس آخری حد تک پہنچ جائیں جس سے آگے بڑھنا آپ کی استعدادوں کے لحاظ سے ممکن نہیں تو اس سے آگے خدا کے فضلوں کی لامحدود حد شروع ہو جاتی ہے ۔ معراجِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں یہی مضمون ملتا ہے کہ حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بشریت کی حدود کے آخری مقام تک کوشش کی ہے جس حد تک ممکن تھا سب کچھ خدا کی راہ میں دیا ہے ۔ یہاں تک کہ پھر اس کے بعد خدا باقی رہ جاتا ہے اور بشریت کی تمام طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں اس لئے جماعت احمدیہ کو اپنے خدا سے تعلق کو محدود نہیں رکھنا چاہیئے ۔ بڑا ظلم ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تو لامحدود فضل کرنیوالا ہو اور ہم اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اس کے فضلوں کے ہاتھ روک رہے ہوں ۔

حضور نے فرمایا اس لئے اب یہ دعا کرنی چاہیئے کہ جو کوتاہیاں ہم سے ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اوپر ستاری کا پردہ ڈال دے ۔ اور ہمیں اپنی استعدادوں تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ یہاں تک کہ ہم نیکی کے ہر میدان میں ہم اس کنارے تک پہنچ جائیں جس سے آگے ہماری بشریت کی حد سے بڑھنا ممکن نہ رہے ۔ اور پھر ہم خدا کے لاانتہاء فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں اور آئندہ صدیاں ہماری ان قربانیوں کے لاانتہا پھل کھاتی چلی جائیں ۔ حضور نے فرمایا پہلوں کو بھی اپنی دعاؤں میں نہ بھلائیں اور یاد رکھیں کہ ہم نے ان کی محنتوں کے پھل کھائے ہیں ۔ اگر آپ پہلی نسلوں سے یہ سلوک کریں گے تو ان کے سامنے اپنی ممنونیت کا سر جھکائیں گے ۔ اور اپنی دلی دعاؤں میں ان کو یاد رکھیں گے ۔ تو پھر آئندہ نسلیں بھی آپ سے ایسا ہی سلوک کریں گی ۔ پس اس صدی کے بقیہ دن ان دعاؤں میں وقف کریں اور یہ دعا کریں کہ ان دو ماہ سترہ دنوں میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت ڈال دے کہ وقت کے پیمانے کے لحاظ سے نہیں بلکہ فضل کے پیمانے کے لحاظ سے ہمیں عمل کی توفیق عطا ہو ۔

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور نے فرمایا ۔ اب اسی مضمون کی روشنی میں میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں ۔ وقف جدید پہلے صرف پاکستان اور ہندوستان کی حد تک محدود تحریک تھی لیکن گذشتہ تقریباً تین سال سے اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا گیا ہے ۔ پاکستان کے لحاظ سے جماعت وقف جدید کی قربانی میں مسلسل آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے ۔ حضور نے وصولی کے چار سالہ گوشوارہ کا ذکر کر کے فرمایا کہ میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جس رفتار سے اللہ تعالیٰ پاکستان کی جماعتوں کو آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اس سال بھی ویسا ہی سلوک فرمائے گا ۔

حضور ایدہ اللہ نے دعا کی تحریک کے طور پر مالی قربانی میں غیر معمولی طور پر حصہ لینے والی جماعتوں میں پہلے دفتر اطفال کی مناسبت سے پاکستانی اور پھر عام چندہ وقف جدید کی مناسبت سے پاکستانی اور غیر پاکستانی جماعتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ موصولہ ترتیب درست نہیں لگتی تاہم جیسے یہ ترتیب قائم کی گئی ہے ۔ میں نے ویسے ہی پڑھ دی ہے ۔ میں یہ وضاحت بھی کر رہا ہوں تاکہ جماعتیں پھر یہ احتجاج نہ شروع کر دیں کہ ہم نے زیادہ دیا تھا اور آپ نے ہمارا نام پیچھے پڑھ دیا ۔ جو بھی اللہ کے نزدیک قربانی کے لحاظ سے آگے ہے اسے اللہ اپنی رضا میں بھی آگے رکھے ۔

وقف جدید کی تحریک کو بیرونی دنیا تک ممتد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

اس کی دو وجوہات ہیں ۔ اوّل یہ کہ ہر نیکی میں حصہ لینے کی انسان کے دل میں تمنا ہوتی ہے ۔

دوم یہ کہ یہ تحریک آغاز میں صرف پاکستان اور ہندوستان میں محدود کی گئی تھی ۔ لیکن جب شدھی کے خلاف جہاد کی ضرورت پیش آئی تو چونکہ ہندوستان کی وقف جدید کی استطاعت نہیں تھی کہ وہ وہاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی منظم کوششوں کا مقابلہ کر سکتی ۔ اس لئے میں نے وقف جدید کو مستقلاً تمام دنیا پر جاری کرنے کا فیصلہ کیا اور مقصد یہی تھا کہ یہ سارا روپیہ جب تک ضرورت پیش آتی ہے ہندوستان کے لئے وقف کیا جائے اور جب یہ ضرورت پوری ہو گئی تو اس روپے کو آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے استعمال کیا جائیگا ۔ اور جس طرح معلمین تیار کئے جاتے ہیں جو قرآن کی ابتدائی تعلیم اور نماز روزہ کی تعلیم دے سکیں تو وہ تیار کر کے غیر ملکوں میں بھی رکھے جا سکتے ہیں ۔ یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی ۔ لیکن سردست تو فوری ضرورت ہمیں ہندوستان کے لئے ہے ۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں ۔ اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی ۔ اور آخر پر یہ بات یاد دہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں ۔ کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ کوئی بھی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو ۔ باہر کی دنیا میں تعداد بڑھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں تو سردست جو فوری ضروریات ہیں وہ اللہ نے چاہا تو پوری ہو جائیں گی ۔

حضور نے فرمایا چونکہ ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے آئندہ دینِ حق کا قلعہ بنانے کے لئے چنا تھا ۔ اور ہندوستان میں ہی امام پیدا فرمایا تھا ۔ اس لئے اس ملک کی بہت غیر معمولی اہمیت ہے ۔ اگر یہ دینِ حق میں داخل ہو جاتے تو دنیا کی عظیم ترین دینِ حق کی مملکت بنے گا ۔ اور اگر

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بزرگان دین

حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز

حضرت عمر عبدالعزیز بن مروان بن حکم کے صاحبزادے تھے والدہ ماجدہ ام عاصم حضرت عمرؓ بن خطاب کی پوتی تھیں ۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور شاہانہ نشا کی آغوش میں پلے بڑھے اور پروان چڑھے۔ وقت کے مشہور محدث صالح بن کیسان کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت کی تکمیل ہوئی - ان کے علاوہ دوسرے متعدد صلحائے مدینہ سے بھی استفادہ کیا فطری سعادت، اور مشاہیر اُمّت کے فیض صحبت ہی کا یہ خوشگوار نتیجہ تھا - کہ ان کے متعلق حضرت امام حنبلؒ نے ارشاد فرمایا " میں تابعین میں سے عمر بن عبدالعزیز کے سوا کسی کے قول کو حجت نہیں سمجھتا "۔

جب آپ نے گلشن شباب میں قدم رکھا - تو عبدالملک بن مروان کی بیٹی فاطمہ سے شادی ہوئی - اور مناصب عالیہ پر سرفراز کئے گئے - لیکن حکومت کے قصر کو ہمیشہ دین کی مشعل سے فروزاں رکھا جب ولید نے انہیں مدینہ کی گورنری تفویض کی تو اس شرط پر راضی ہوئے کہ وہ دوسرے عاملین کی طرح ظلم نہ کریں گے۔

بیت المال

آپ نے جب عنانِ حکومت سنبھالی تو بیت المال کے مداخل و مصارف کی حالت نہایت افسوسناک تھی آمد اور خرچ اور دونوں مدوں میں جائز اور ناجائز رقم لائی اور اٹھائی جاتی تھی بیت المال کا معتدبہ حصہ ذاتی عیش و عشرت پر صرف کیا جاتا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کی بخوبی اصلاح کی۔

غصب شدہ مال کی واپسی سے بیت المال بھرپور ہو گیا تھا - شاہی خاندان کے تمام وظیفے یک قلم بند کر دیئے گئے - بھاری بھاری اور محض نمائشی شاہانہ مصارف پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا گیا۔ سارا بیش بہا ذاتی مال فروخت کر کے اس کی کل رقم بیت المال میں داخل کر دی گئی۔

مجبور اور معذور اشخاص کی ایک فہرست تیار کی اور ہر ایک کا وظیفہ مقرر کیا اس پر عمل درآمد کے سلسلے میں عاملوں پر کڑی نگرانی رکھتے تھے۔

مفلس مقروضوں کا قرض ادا کرنے کی ایک علیحدہ مد قائم کی دودھ پیتے بچوں کے وظیفے مقرر کئے ایک عام لنگر خانہ کھول دیا جس سے فقیروں اور مسکینوں کو کھانا ملتا تھا۔ علاوہ بریں ملک کے محتاجوں میں صدقات تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

رعایا کی خوشحالی

آمد و خرچ کی شدید دیکھ بھال ظلم وستم کی بیخ کنی اور مساکین پروری کا یہ خوشگوار نتیجہ ہوا کہ ملک کے گوشے گوشے میں آسودہ حالی کے پھول برسنے لگے غریبی اور محتاجی نام کو بھی باقی نہ رہی سال ہی بھر میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ صدقہ لینے والے تنگ دست صدقہ دینے والے خوشحال بن گئے۔

ذمیوں کے ساتھ سلوک

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ذمیوں کے ساتھ ایسا قابلِ تعریف سلوک کیا کہ پوری اسلامی تاریخ میں دورِ فاروقیؓ کے سوا اور کوئی دور اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا - آپ نے مسلمانوں کے برابر ذمیوں کے مال و جان کی حفاظت کی - انہیں مکمل مذہبی آزادی عطا کی۔ جزیہ وصول کرنے میں انتہائی نرمی سے کام لیا اور عمال کو ان کے باب میں ہدایت لکھتے رہے۔

خدمت خلق

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عامۃ الناس کو فائدہ پہنچانے کے لئے بہت سے اہم کام انجام دیئے مثلاً ممالک محروسہ میں بہت سی سرائیں تعمیر کرائیں - خراسان اور سمرقند کے عاملوں کو راستوں اور شہروں میں سرائیں بنوانے کا حکم دیا - اور مسافروں کی میزبانی کرنے کی تاکید کی۔

دینی خدمات

سیاسیات میں خوش آئند انقلاب پیدا کرنے کے ساتھ ہی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے شریعت کی بھی تجدید کی - چنانچہ آپ ایک فرمان میں لکھتے ہیں :-

" ایمان چند سنن " چند احکام اور چند فرائض کا نام ہے جس نے ان کی اجزاء کی تکمیل نہیں کی - اس نے ایمان کی بھی تکمیل نہیں کی اگر حیات مستعار باقی ہے تو میں ان تمام اجزاء کو تمہارے سامنے واضح کر دوں گا - کہ تم ان پر عمل کرو ورنہ مجھے تمہارے ساتھ رہنے کی حرص بھی نہیں "۔

چنانچہ عقائد عبادات اور اخلاق کے ناگوار تغیر کا سختی کے ساتھ انسداد کیا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تمام عاملوں کے نام فرمان جاری کیا کہ نماز کے وقت سارا کام چھوڑ دیا کرو نماز کو ضائع کرنے والا شخص دوسرے فرائض کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہو گا۔

تبلیغ و اشاعت

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ملک گیری کے بجائے دین کے فروغ و اشاعت میں اپنی تمام قوتیں صرف کر دیں فوجی افسروں کو جنگ سے پہلے دشمن کو تبلیغ کرنے کی ہدایت تھی - یہ تدبیر اشاعت حق کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی چنانچہ صرف جراح بن عبداللہ خراسانی کے ہاتھ پر چار ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور اسمٰعیل بن عبداللہ عامل مغرب کی تبلیغ سے سارے شمالی افریقہ میں حق کا پرچم لہرانے لگا۔

سندھ کے اکثر حکمران اور زمیندار مسلمان ہو گئے ان کی جائیدادوں سے بالکل تعرض نہ کیا گیا اور انہیں مسلمانوں کے مساوی حقوق سے بہرہ اندوز کیا گیا جے سنگھ پسر راجہ داہر بھی انہی لوگوں میں تھا - آپ کے اخلاق حسنہ کی شہرت دور دراز ملکوں میں پہنچ گئی جس کا یہ اثر ہوا کہ بعض ممالک نے وفد بھیجکر آپ سے مبلغین روانہ کرنے کی استدعا کی۔ چنانچہ آپ نے وفد تبت کے ساتھ سلیط بن عبداللہ حنفی کو چین روانہ کیا۔

ازدواج و اولاد

آپ کی چار بیویاں اور پندرہ سولہ بیٹے بیٹیاں تھیں بعض بیٹوں کے نام یہ ہیں - اسحٰق یعقوب موسیٰ عبداللہ بکر ابراہیم عبدالملک ولید عاصم یزید عبداللہ عبدالعزیز ریان۔

سیرت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اپنے عہد میں حضرت فاروق اعظم کو نمونہ بنا کر بعینہٖ ان کے نقش قدم پر چلے اور ایسے ایسے زریں کارنامے انجام دیئے کہ بعض محدثین انہیں پانچواں خلیفہ راشد قرار دیتے ہیں

علم و فضل

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ علم و فضل میں نہایت بلند مقام پر فائز تھے حافظ ذہبی نے انہیں فقیہہ مجتہد تسلیم کر کے ان کے دوسرے علمی کمالات کا لوہا مانا ہے امام نووی کا قول ہے کہ ان کی عظمت و شان فضیلت حلم- وفور علم صلاح آثار نبوی کے اتباع اور خلفائے راشدین کی پیروی پر سب متفق ہیں۔

بیماری اور وفات

رجب ۱۰۱ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بیمار ہو گئے - اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں :

" ... اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے "

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔

اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لیے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

احمدی تربیت کے تابع ایسا ہو تو پھر ساری دنیا میں سب سے زیادہ عظیم طاقت بن سکتا ہے کیونکہ احمدیت جس طرح دینی اخلاق پر زور دیتی ہے اور انہیں انسانوں کی زندگی میں ڈھالتی ہے۔ اس سے طاقت پیدا ہوا کرتی ہے اور اگر ہندوستان احمدی ہو جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ساری دنیا کے احمدی ہونے کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے - اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کا

ذکرِ خیر

بیت الفضل ۔ دار الفضل قادیان کے سائے میں ایک شخص چارپائی پر بیٹھے ایک کتاب کا مطالعہ کیا کرتے تھے ۔ اور ان کے ساتھ ہی بیٹھے ایک اور دوست وقفے وقفے کے ساتھ کسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے ۔ مَیں دونوں کو نہیں جانتا تھا ۔ ہر دفعہ ان کے پاس سے گزرتا اور ایک نظر ان کی طرف اٹھا کر دیکھتا اور دل ہی دل میں حیران ہوتا کہ ایک شخص محض مطالعہ میں مصروف ہے یا دوسرے شخص سے سبقاً سبقاً کچھ پڑھ رہا ہے ۔

ایک دن کسی سے پوچھ ہی لیا ۔ یہ کون صاحب ہیں ۔ جو اتنے انہماک کے ساتھ روزانہ اس کام میں مصروف نظر آتے ہیں ۔ جواب ملا حکیم فضل الرحمٰن ۔ محترم حکیم صاحب غانا (اسوقت گولڈ کوسٹ) میں کئی سال جماعت کی خدمات پر مامور رہنے کے بعد واپس تشریف لائے تھے اور چند مہینوں میں دوبارہ وہیں جانے والے تھے ۔ ان کے ہاتھ میں جو کتاب ہوتی تھی ۔ وہ تھی بخاری شریف ۔ اور ایک عالم (جن کا نام نہ مَیں نے پوچھا اور نہ مجھے بتایا گیا) ان کے ساتھ مل کر حدیث کا دَور کرتے تھے ۔ جب حکیم صاحب محترم واپس تشریف لے گئے تو کبھی کبھی الفضل میں ان کا نام اور کام توجہ کو اپنی طرف مبذول کروالیتا تھا ۔ لیکن یہ توجہ ایسی تھی کہ جس میں تسلسل نہیں تھا کبھی نام پڑھ لیا تو یاد آ گئے ۔ اور نام نظروں سے اوجھل ہوا تو گویا کبھی ان سے واقف ہی نہ تھا

پھر مَیں نے زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی ۔ پہلے حضور انور نے فرمایا سیرالیون جانا ہے ۔ پھر ارشاد ہوا نائیجیریا ۔ حکیم صاحب نے نائیجیریا سے حضور انور کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ کسی ایسے شخص کو وہاں بھیجا جائے جو اکنامکس جانتا ہو ۔ حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا ۔ اکنامکس پڑھی ہے ۔ عرض کیا ۔ حضور پڑھی بھی ہے اور یہ بات بھی ہے ۔ اکنامکس کے پروفیسر ۔ پروفیسر غلام حسین صاحب میرا پرچہ ساری کلاس کو دکھایا کرتے تھے کہ یہ ہے اکنامکس کا پرچہ حل کرنے کا طریق ۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور یوں نائیجیریا کے لئے تقرری ہوئی مقصد تقرری کے ذکر کرنے کا نہیں ہے بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ مکرم حکیم صاحب نے نائیجیریا کے لئے ایک ایسا شخص مانگا تھا جس نے اکنامکس پڑھی ہو ۔ نائیجیریا تقرری کے بعد جب وہاں کا سفر اختیار کیا تو راستے میں قیام کے دوران کسی قدر عربی زبان سے بھی شدھ بدھ ہو گئی اور آئندہ عربی زبان کی تحصیل کی بنیاد بن گئی ۔

لیگوس پہنچے تو قلی کے سر پر سامان رکھ کے گھر کا راستہ لیا ۔ لیکن راستے ہی میں علم ہو گیا کہ محترم حکیم صاحب تو آج مشن ہاؤس کی بنیاد رکھ رہے ہیں ۔ اس بات کے لئے کچھ دن تو ہمارا انتظار کیا لیکن جب ہمیں دیر ہوتی گئی تو تاریخ مقرر کر کے بنیاد رکھنے کے انتظامات کر لئے گئے ۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جسوقت محترم حکیم صاحب اپنے استقبالیہ میں یہ الفاظ کہہ رہے تھے کہ کچھ مربیوں نے آنا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں آئے تو مجمع نے ہمیں دیکھ لیا ۔ اور شور مچ گیا کہ وہ آ گئے وہ آ گئے ہم پنڈال میں پہنچ گئے ۔ اور محترم حکیم صاحب نے اشارہ کر کے ہمیں اپنے پاس بیٹھنے کا ارشاد فرمایا ۔ ایڈریس ختم ہوا تو وہ بازو پکڑ کر کھڑا کر کے فرمانے لگے "مجمع سے خطاب کرو ۔" مجھے یہ بات کچھ عجیب سی لگی ۔ میں نے دبی زبان میں کہا کہ اب آ گئے ہیں تو خطاب تو کیا ہی کریں گے ۔ لیکن آج پہلے ہی دن ۔ — حکیم صاحب نے فرمایا ۔ نہیں نہیں بس اب بولو ۔ مجمع سے خطاب کرو چنانچہ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مجمع سے مختصر سا خطاب کیا ۔ کچھ گھبراہٹ بھی تھی لیکن آہستہ آہستہ خوشی گھبراہٹ پر غالب آ گئی ۔ تقریب کے بعد تمام دوستوں سے مصافحہ کا موقع ملا ۔ ان میں ۔ شہر کے عمائدین اور چیفس شامل تھے ۔ بعضوں نے ہاتھ بڑھایا ۔ بعضوں نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے ہچکچاہٹ کا اظہار کیا ۔ بعد میں محترم حکیم صاحب نے بتایا کہ یہ لوگ توقع رکھتے ہیں کہ دوسرا شخص جسے وہ اپنے سے بڑا ہونے کا اعزاز دیتے ہیں ۔ وہ ہاتھ بڑھائے ۔ وہ از خود ہاتھ بڑھانا اعزاز کے منافی سمجھتے ہیں ۔

محترم حکیم صاحب اگرچہ اپنی نوجوانی ہی کی عمر میں مغربی افریقہ تشریف لے گئے تھے لیکن شروع ہی سے انتظامی امور کے متعلق انکی سوجھ بوجھ مثالی تھی ۔ جاتے ہی انہیں اس بات کا احساس ہو گیا کہ جماعت کو منظم کرنے اور ڈسپلن کے متعلق ان سے اپنی بات منوانے کے لئے یہ بات ازحد ضروری ہے کہ خود نہایت باوقار ہو اور معزز اور بزرگ نظر آئے ۔

(نسیم سیفی)

آپ کا خط ملا

محترم گیانی عباد اللہ صاحب

سابق مینجر الفضل ۔ حال میامی ۔ امریکہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ الفضل کا دوبارہ اجراء ہو گیا ۔ میرا الفضل سے تقریباً تیس سال تک تعلق رہا ہے اور مجھے اس اخبار سے بہت محبت ہے ایک تو اس لئے کہ یہ سلسلہ کا آرگن ہے اور دوسرے اس لئے کہ خاکسار اس پرچہ کا تیس سال تک خادم رہا ہے ۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ۔ گھٹنوں اور کمر میں شدید قسم کا درد ہے ۔ کبھی کبھی شدت اختیار کر جاتا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں ۔

مکرمہ عمرانہ عزیز صاحبہ گکھڑ منڈی

آپ نے تعلیمی معیار کے زیرِ عنوان جو اداریہ لکھا اس میں آپ نے ان لوگوں کی حوصلہ شکنی کر کے بجا طور پر ایک قابلِ تعریف کاوش کی ہے جن کا مقصد ہر چیز بالخصوص اپنے وطن پاکستان کی ہر چیز پر تنقید کرنا ہوتا ہے ہمارا نظامِ تعلیم پست نہیں ۔ ہم ارفع ہیں ۔ رفعتوں کے مالک ہیں خدا کرے کہ وہ وقت آئے کہ جب کوئی وطنِ عزیز پاکستان کی بات کرے تو ہم سر اٹھا لیں ۔ نہ کہ جھکا لیں ۔

مکرم نذر محمد صاحب نذیر گورلیکی

دفتر جلسہ سالانہ ۔ ربوہ

جس طرح اور جس نہج پر آپ نے مضامین کا انتخاب اور اشاعت شروع کی ہے بہت پسندیدہ اور تربیتی لحاظ سے بہت اہم ہیں ۔ الفضل کے دوبارہ اجراء پر جس قدر خوشی ہوئی اس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے ۔

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

مربی انچارج برطانیہ

الفضل کی اشاعت کی مبارک ۔ آپ کو ادارت کی سعادت ملی مزید مبارک ہو ۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی ہواؤں کے جھونکے ایمانوں کو مضبوط کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ساری مشکلات اپنے فضل سے دور فرما دے ۔ مولیٰ کریم آپ کی تائید کرے اور اس تاریخی ذمہ داری کو احسن ترین رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دے آمین ۔

مکرم محمد سعید احمد صاحب

مبارک ہو فجر طلوع ہوئی ۔ اور روزنامہ الفضل پھر جاری ہو گیا ۔ مزید مبارک ہو کہ آپ کی تقرری اور ایک صالح بزرگ کی خواب ساتھ ساتھ سامنے آئی ہیں ۔ مجھے حسنِ ظن ہے کہ آپ باقاعدہ کوشش کر کے الفضل کے لئے نئے لکھنے والوں کی فوج ظفر موج تیار کریں گے اور یہ اخبار پوری قوم کے صحافیوں کے لئے نمونہ اور مثال بن جائے گا ۔ اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں

مکرم ڈاکٹر کرشن احمد صاحب

الفضل کی دوبارہ اشاعت پر دلی مبارک باد قبول فرمائیے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین ۔

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد صاحب

ڈیفنس سوسائٹی کراچی

خدا کا شکر ہے کہ الفضل دوبارہ شروع ہو گیا ۔ دعا ہے کہ جماعت احمدیہ پر مشکلات کا دور جلد ختم ہو اور دنیا دینِ حق کو صحیح معنوں میں جاننے کی توفیق پائے ۔ آمین ۔

الفضل کے بارہ میں چند تجاویز پیش ہیں ضروری ہے کہ پرانے پرچوں سے استفادہ کر کے پرانے بزرگان کے مضامین اور اشعار شائع کئے جائیں ۔ امید ہے احباب جماعت انہیں بہت پسند کریں گے ۔ اس کے علاوہ چاہیئے کہ ہر شخص اپنے مخصوص حالات ملازمت کاروبار وغیرہ کے مشاہدات کا ذکر کرے ۔

مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب

اگر لاہور میں روزنامہ پرچہ روز ملنے کا انتظام ہو سکے (جو شاید ایسا ناممکن بھی نہیں ہوگا) تو احباب لاہور کے لئے نہایت خوشی کا موجب ہو گا ۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں خصوصی کوشش فرمائیں ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۸۴۱۔ میں فرخ جواد عباسی ولد نذیر احمد عباسی قوم قریشی عباسی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گاندھی سکوائر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۷۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: فرخ جواد عباسی 52/16 گاندھی سکوائر 3 چندر گپت سٹریٹ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ فیض محمد صادق وصیت ۲۵۲۹۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری غلام احمد وصیت ۱۷۴۲۷۔

مسل ۲۶۸۴۲۔ میں شیخ ابرار احمد ولد شیخ محمد شریف صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۰ ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ الیکٹرونکس کی دوکان واقع جودھامل بلڈنگ لاہور۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۷۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: شیخ ابرار احمد ولد شیخ محمد شریف صاحب ۴۰ ملتان روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نذیر احمد عباسی ولد محمد شفیع عباسی لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری غلام احمد صاحب وصیت ۱۷۴۲۷

مسل ۲۶۸۴۳۔ میں میاں روشن دین ولد غلام محمد صاحب، قوم مغل پیشہ۔ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن گاکھڑا کلاں حال کنگ چنن ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۹-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان کچا وپختہ مالیتی ۹۰۰۰/- روپے صرف ملبہ جگہ میری نہیں ہے۔ (۲) جگہ چھ مرلہ گاؤں سے باہر مالیتی ۴۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت خورد ونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں روشن دین ولد غلام محمد صاحب معرفت نذیر احمد صاحب بمقام کنگ چنن ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱ خواجہ صفی الدین وصیت ۱۷۷۴۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا لطیف احمد وصیت ۱۵۶۹۷۔

۱۹۸۸ء میں وفات پانے والے موصی

قسط نمبر 4 :-

۱۰۷۔ محترم چوہدری عطاء محمد صاحب ولد چوہدری امام بخش صاحب ساکن گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ۔

۱۰۸۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں حبیب اللہ صاحب ساکن گرین ٹاؤن لاہور

۱۰۹۔ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت حسن دین صاحب محلہ دارالشکر ربوہ

۱۱۰۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ بشیر محمد صاحب ساکن جھنگ صدر۔

۱۱۱۔ محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ولد قریشی عبدالغنی صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

۱۱۲۔ محترمہ فضل بی بی صاحبہ زوجہ حسن دین صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ

۱۱۳۔ محترم ماسٹر فضل الدین صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب چک ۴۵ مرڑ ضلع شیخوپورہ۔

۱۱۴۔ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار ولی محمد صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ۔

۱۱۵۔ محترم شیخ احمد حسن صاحب ولد شیخ محمد حسن صاحب ساکن لاہور۔

۱۱۶۔ محترم سردار مصباح الدین صاحب ولد حکیم مہتاب الدین صاحب ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ۔

۱۱۷۔ محترم صوبیدار بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع میانوالی ولد منشی خیرالدین صاحب۔

۱۱۸۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد سعید صاحب انصاری کوارٹر تحریک جدید ربوہ

۱۱۹۔ محترم قریشی مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ولد قریشی عبدالرحمٰن صاحب ساکن ربوہ۔

۱۲۰۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ۔

۱۲۱۔ محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ولد مہتاب الدین صاحب چک ۳۲۲ ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۲۲۔ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب ولد ملک برکت علی صاحب سمن آباد لاہور۔

۱۲۳۔ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ حاجی نذیر احمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۱۲۴۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

۱۲۵۔ محترم زرخان صاحب ولد موسم خان صاحب آف پارہ چنار ضلع کوہاٹ حال ربوہ

۱۲۶۔ محترم میاں محمد شریف صاحب ولد میاں جان محمد صاحب ساکن بھوئیوال ضلع شیخوپورہ

۱۲۷۔ محترم مرزا حمید احمد صاحب ولد حکیم فیروز الدین صاحب دارالصدر غربی ربوہ۔

۱۲۸ محترم عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ معلم وقف جدید ربوہ ولد محمد رمضان صاحب

۱۲۹۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ زوجہ مستری قربان حسین صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ

۱۳۰۔ محترم ملک احمد دین صاحب ولد ملک فتح دین صاحب ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ

۱۳۱۔ محترم محمد فیاض الحق صاحب ولد منشی رحیم بخش صاحب ساکن کراچی۔

۱۳۲۔ محترم سید غلام محمد صاحب ولد طفیل محمد شاہ صاحب ساکن فیصل آباد۔

۱۳۳۔ محترمہ حیات بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری محلہ دارالرحمٰن کالونی ربوہ۔

بے بی ٹانک Baby Tonic قیمت ۸/-

بے بی گروتھ کورس ۲۵/- BABY GROWTH COURSE ۲۵/-

چھوٹا قد کورس ۱۰۰/- DWARFISHNESS COURSE ۱۰۰/-

باڈی بلڈنگ کورس ۴۵/- BODY BUILDING COURSE ۴۵/-

تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۳۹۹۷،

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان

- ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱۰ دارالعلوم غربی ربوہ
- ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
- ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲۔ بی روڈ شیش محل بس سٹاپ بالمقابل سندھی ہوٹل (یو بی ایل کے اوپر) لیاقت آباد ۱۰ کراچی ۱۹
اور
- ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں

ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے

منیجر: دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
فون: ۵۵۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نتیجہ وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

امسال رخشندہ تحسین اس وظیفہ کی مستحق قرار پائی ہیں انہیں ایک سال کے لئے ۳۰/- روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے

نام	ولدیت	جگہ	نمبر حاصلکردہ
۱۔ رخشندہ تحسین	عطاء اللہ صاحب	باب الابواب ربوہ	۹۳/۱۰۰
۲۔ رخسانہ کوثر	محمود احمد "	دارالعلوم غربی نمبر۲ ربوہ	۹۲
۳۔ سیدہ لبنیٰ محمود	سید محمود احمد "	سیالکوٹ	۸۳
۴۔ امۃ الوحید ناہید	حافظ محمد سلیمان "	دارالعلوم غربی نمبر "	۸۰
۵۔ روبینہ رحمت	چوہدری رحمت علی "	دارالبرکات نمبر۲ ربوہ	۸۰
۶۔ امۃ العلی زہرا	مرزا غلام احمد "	دارالصدر شمالی "	۷۹
۷۔ ثروت لیسین	محمد لیسین "	کراچی قیادت نمبر ۱۰	۷۵
۸۔ مریم صدیقہ	محمد خان صاحب	دارالصدر جنوبی نمبر۲ ربوہ	۶۳
۱۹۔ امۃ الولی زبدہ	مرزا غلام احمد صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۶۲
۱۰۔ رضیہ کوکب	ملک قائم دین صاحب	راہوالی ضلع گوجرانوالہ	۵۹
۱۱۔ طیبہ سلطانہ	خواجہ مبارک احمد صاحب	دارالرحمت وسطی نمبر۱ ربوہ	۵۸
۱۲۔ امۃ المصور	شمس الدین صاحب	دارالیمن شرقی ربوہ	۳۵

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

امۃ الحیٔ لائبریری کی ممبرات متوجہ ہوں

کتب کی چیکنگ کے سلسلہ میں ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء تک امۃ الحیٔ لائبریری میں ممبرات کو کتب جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ جن کے پاس مذکورہ لائبریری کی کتب ہیں وہ فوری طور پر واپس کر دیں

(لائبریرین امۃ الحیٔ لائبریری)

★ اکالی دل اور دوسری سکھ تنظیموں کی طرف سے مسز اندرا گاندھی کے قاتلوں کو پھانسی دینے کے خلاف احتجاج کے لئے ہڑتال کی اپیل پر دوسرے روز ملا جلا ردّ عمل رہا۔ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے اور امرتسر گورداسپور کے اضلاع میں کچھ حصوں میں بسیں بھی بند رہیں۔

ہمیں ربوہ میں اپنی گارمنٹس فیکٹری کیلئے

مندرجہ ذیل افراد کی فوری ضرورت ہے

کٹ ماسٹر، کٹنگ کیلئے تجربہ کار اور ڈپلومہ ہولڈر، سلائی۔ کاج۔ بٹن اور اوور لاکنگ کیلئے تجربہ کار اور خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

عبدالقدوس عامر

۲۱/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ فون ۷۸۳

پاسپورٹ کا طریقہ کار آسان کر دیا گیا

لاہور ـــــ وزیر داخلہ جناب اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ پاسپورٹ جاری کرنے کے طریق کار کو آسان بنایا جا رہا ہے اتوار کے روز یہاں کے پاسپورٹ آفس میں اچانک دورہ کے موقع پر انہوں نے کہا کہ آج کے بعد سے جو پولیس رپورٹ دستی موصول ہو جائے گی اس کو قبول کر لیا جائے گا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ عوامی حکومت پاسپورٹ کی فراہمی کے طریق کار کو آسان بنائے گی۔ اپنے دورہ کے دوران انہوں نے بعض بے قاعدگیوں کا نوٹس لیا اور بعض اہلکاروں کی فوری ٹرانسفر کے احکامات جاری کئے۔ انہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ عوام کے مسائل کے حل کے لئے بھرپور کوششیں کریں۔

خبریں

★ صدر اسحاق، وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور وزیر خارجہ نے جاپانی سفیر کے گھر جا کر جاپانی شہنشاہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور تعزیتی کتاب میں اپنے ریمارکس قلم بند کئے۔

★ اسٹیبلشمنٹ پر وزیراعظم کے مشیر راؤ عبدالرشید نے کہا ہے کہ ضیاء الحق اپنے دور کا سب سے بڑا دہشت گرد تھا۔ تاریخ اس کے ساتھیوں سے حساب لے گی۔

★ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے صوبائی مجموعی فنڈ سے بلوچستان کے اخراجات کی منظوری کے لئے دو روزہ سماعت کے بعد اپنی رائے محفوظ کر لی ہے۔

★ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ سابق وزیراعظم بھٹو کے صاحبزادے میر مرتضیٰ بھٹو پر پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے ان تمام قوانین وضوابط کا اطلاق ہوتا ہے جو دوسرے جلاوطن شہریوں کی واپسی کے لئے موجود ہیں ان قوانین کے تحت مرتضیٰ بھٹو بھی وطن واپس آ سکتے ہیں۔

★ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ نے پاکستان آنے کے لئے روم میں پاکستانی سفارت خانے سے ویزا کی درخواست کی ہے اس درخواست پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

★ گزشتہ روز آسٹریلیا کے خلاف کھیلتے ہوئے جاوید میاں داد نے ون ڈے کرکٹ میں اپنے پانچ ہزار رنز مکمل کر لئے۔

★ امریکہ نے کہا ہے کہ جب تک لیبیا کے لیڈر معمر قذافی امریکہ کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک نہیں کرتے امریکہ ان کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں کرے گا۔

★ بجلی کے وفاقی وزیر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ اگر واپڈا نے پندرہ دن کے اندر اندر کسی صارف کو میٹر فراہم نہ کیا تو اس عملے کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

★ وفاقی وزیر تجارت و بلدیات سید فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ ایک لاکھ ہنرمندوں کو جلد ہی بیرون ملک روزگار مہیا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دو ارب روپے کی لاگت سے ایک جامع ترقیاتی منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

★ کویت۔ امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح آئندہ سال جنوری میں سینیگال میں ہونے والی عالمی اسلامی سربراہ کانفرنس کے موقع پر شرکاء کو اسلامی انسائیکلوپیڈیا کا تحفہ پیش کریں گے۔

موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر انعام اللہ نے بتایا کہ انسائیکلوپیڈیا مسلم ممالک اور عوام کے بارے میں معلومات پر مبنی ہے۔ بنیادی طور پر اس میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ۴۶ ممالک کا ذکر ہو گا۔ تاہم جو مسلمان دیگر ممالک میں اقلیتوں کے طور پر رہ رہے ہیں ان کا بھی ذکر ہو گا۔ یہ انسائیکلوپیڈیا وزارت منصوبہ بندی مرتب کروا رہی ہے اس کی نگرانی کا کام اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری برائے تکنیکی تعاون کر رہے ہیں۔

چندہ عام، حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ بروقت ادا کریں۔

انفلوئنزا ٹیبلٹس

INFLUEZA TABLETS

پیکنگ ۱۰۰ ٹیبلٹس قیمت ۱۰/-

لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون سیلز آفس: ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

طلباء متوجہ ہوں

میٹرک اور ایف ایس سی کے طلباء کیلئے فزکس، کیمسٹری اور بائیولوجی کے مضامین میں مکمل پریکٹیکل بعد دوپہر ۲½ بجے سے شام ۵½ بجے تک ہوں گے

انچارج شعبہ سائنس

الہدیٰ ماڈل کالج دارالنصر غربی ربوہ

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم (مجید بلاک) (حکومت پنجاب سے منظور شدہ) کی خرید کیلئے

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ میں تشریف لائیں

اسکے علاوہ ادارہ احمد اسٹیٹس کا ربوہ میں پہلا اقساط والا منصوبہ نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مراحل میں

نیز زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے ربوہ کا سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ

فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶